سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

عظمتِ رسول ﷺ اور توہین رسالت کی سزا

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا (الاحزاب۔۵۷) (ترجمہ) جولوگ ستاتے رہتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے اور آخرت میں (اللہ نے) ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار رکھا ہوا ہے۔

وقال الله عزوجل۔ اذافَلۡیَحۡذَرِ الَّذِیۡنَ یُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِہٖۤ اَنۡ تُصِیۡبَہُمۡ فِتۡنَۃٌ اَوۡ یُصِیۡبَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (سورۃ النور۔۶۳) (ترجمہ) پس وہ لوگ ڈرتے رہیں، جو خلاف کرتے ہیں (اللہ ورسول ؐ) کے حکم کے کہ ان پر کوئی سخت مصیبت، یا دردناک عذاب نازل ہو جائے۔

آداب مجلس اور اخلاق نبوی ﷺ:

تلاوت کردہ پہلی آیت میں رب کائنات مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے و دیگر امور میں آداب کو ملحوظ خاطر رکھنے کی تلقین فرمارہے ہیں کہ ان کے حکم اور اجازت کے بغیر ان کے حضور جانا اور بلا حکم و ضرورت ان کے پاس بیٹھے رہنا ان کیلئے اذیت کا باعث بن سکتا ہے جس سے احتراز کیا جائے ایک عام مسلمان میزبان کے گھر اگر کوئی مہمان، فراغت کے بعد زیادہ دیر واپسی کا ارادہ نہ کرے تو باوجود تکلیف کے وہ میزبان حیاء کی وجہ سے اس کو چلے جانے کا نہیں کہتا اور آنحضرت ﷺ تو مجسمہ حیا تھے، تکلیف کے باوجود بیٹھنے والے کو اٹھنے اور چلے جانے کا نہ فرماتے۔ آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ اور احترام آدمیت کے واقعات تو آپ حضرات سنتے رہتے ہیں، اسی شرم وحیاء کے باعث رب العالمین نے آنحضرت ﷺ کے پاس حاضری اور رخصتی کے آداب قرآنی الفاظ میں بیان فرمادیئے۔ یہ ایسا جامع اصول ہے کہ حضور ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی تمام مسلمانوں کو اسی پر عمل کر کے دوسروں کو ذہنی اذیت سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ نیز رب العالمین نے آنحضرت ﷺ کے ناموس اور عظمت کی خاطر دوسرے آیت کریمہ سے پہلے آیت میں ان کو عام لوگوں کی طرح مثلاً اے فلاں اے فلاں جیسے عامیانہ نام سے پکارنے سے سختی سے منع فرما ہے بلکہ یا محمد کی جگہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ جیسے عزت وحرمت اور ادب سے معمور ناموں سے پکارنے کا حکم دیا۔ پھر سخت عذاب کی خبر بھی دی کہ ان آداب وتعظیمات کی رعایت نہ کرنے والے کا انجام، مخالفت کرنے والے کی ابدی تباہی کا

ذریعہ بن جائے گا۔

عظمت رسول ﷺ:

تخلیق آدم سے روز قیامت تک اربوں کھربوں انسانوں میں اللہ سے سب سے زیادہ قرب وتعلق انبیاء کرام کا ہوتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے محمد الرسول ﷺ کو ہر صفت میں کمال ودوام سے نوازا، اسی طرح انبیاء کے امام ﷺ قرب الہیٰ کے بھی اعلیٰ وارفع مقام پر فائز تھے، یہی وجہ ہے کہ رب العالمین نے کلام مبارکہ میں خود جگہ جگہ رحمت دوعالم کی مدح وتعریف انتہائی اعلیٰ انداز میں فرمائی، اگر کسی موقع پر رحمۃ للعالمین کے وصف سے نوازا تو دوسرے محل میں ''خلق عظیم'' کے امتیازی مقام سے مالا مال فرمایا۔ اور **ورفعنا لک ذکرک** اور **ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ** تو ایسی خوشخبریاں ہیں جن سے آنخضرت ﷺ کی شان، ناموس اور عظمت اور حسن وخوبی میں مزید اضافہ ہوکر ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' کا حقیقی مصداق بن گئے۔

انسانیت کے محسن اعظم ﷺ:

آنخضرت ﷺ اپنے بارہ میں فرماتے ہیں کہ **انا رحمۃ مھداۃ** میں اللہ کی طرف سے بطور ہدیہ ایک رحمت انسانوں کے پاس بھیجا گیا ہوں گویا رب کائنات کا جو عظیم ہدیہ اور تحفہ اللہ کی طرف سے پوری انسانیت کو ملا وہ آنخضرت ﷺ کا وجود مسعود ہے۔ اور یہ پوری کائنات زمین وآسمان اور اس میں لامتناہی نعمتیں بھی اسی عظیم ہستی کی مرہون منت ہیں بلکہ ہمارا یہ اپنا وجود اور دنیا میں جو عیش اور مزے کر رہے ہیں یہ بھی اسی ذات بابرکات کی وجہ سے ہیں اگر حضور ﷺ کا اس دنیا میں آنا اللہ کو منظور نہ ہوتا تو یہ کارخانہ عالم ہی وجود میں نہ آتا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انہیں فرمایا اگر آپ یعنی حضور ﷺ کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو آپ کو بھی پیدا نہ کرتا، ہمیں دنیا کی تمام آسائشیں حضور ﷺ کے سبب مل رہی ہیں اور آخرت کی ابدی وسرمدی نعمتیں جو خوش نصیبوں کو ملیں گی ایمان واسلام کا شرف مسلمانوں کو محمد الرسول ﷺ کے ذریعہ حاصل ہوا۔ آپ اللہ کے بعد تمام انسانیت کے محسن اعظم اور امام الانبیا ﷺ ہیں۔

محبت کے اسباب:

وفادار شخص کی خصوصیت یہ ہے کہ جس کے احسانات میں غرق اور ڈوبا ہوا ہو، اس کے دل میں اسی کی عظمت ،محبت اور تابعداری کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہو، اپنے والدین اور بزرگوں کی عظمت اور محبت اسی وجہ سے ہے کہ پیدائش سے بلوغ بلکہ موت تک ہر لحہ ان کے احسانات آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں، وہ شخص جو والدین کے لاتعداد احسانات کے جواب میں ناشکری کا اظہار کرتے ہوئے ان کی توہین وتنقیص کرے یا کسی دوسرے شخص کی اس کے والدین کی توہین وبے حرمتی کرنے پر ناراض ہونے کی بجائے اس کو داد وتحسین دے اور مداہنت کرتے ہوئے اس کے اس ناجائز

حرکت کا دفاع کرے، تو نہ صرف شریعت بلکہ عرف عام میں بھی ایسے شخص کو بے دین بے حیا اور بے غیرت جیسے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے، احسان کا تقاضا تو یہ ہے کہ محسن سے تو محبت لازمی ہے بلکہ محسن کے محبوب سے بھی محبت کرنا، اپنے محسن کے احسانات اور عقل سلیم کا تقاضا ہے، صرف زبانی یہ کہنا کہ حضور سے ہمیں محبت ہے ایمان کی تکمیل کے لئے کافی نہیں بلکہ محبوب کی محبت رگ و ریشہ میں داخل ہو کر اپنے آپ کو محبوب کے عشق و تصور میں فنا کرنا ہی حقیقی محبت ہے، یہ کیسی محبت ہے کہ محبوب کے ناموس، عزت و عظمت پر حملہ ہو، اور محبت کا دعویٰ کرنے والا خوابِ خرگوش میں منہمک رہ کر اس کی غیرت ایمانی ٹس سے مس نہ ہو، اپنے محبوب نبی ﷺ کی عظمت اور محبت کے لئے قربانیاں دینے والے صحابہ کرامؓ اور اکابرین امت کی عظمت کے حقیقی مظاہر کا اگر ہم بھی مطالعہ کرتے تو ممکن ہے کبھی تو ہم اس خواب غفلت سے بیدار ہو کر راہ راست پر آ جاتے۔

امام اعظم اور عظمت پیغمبر ﷺ:

محترم حضرات امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی عظمت کا یہ حال ہے کہ حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ میں صرف تین دن گزار کر واپسی کرنے لگے، اہل مدینہ نے منت سماجت کر کے مزید چند دن رہنے کی درخواست کی، مجبور ہو کر دو دن مزید رہنے کا ارادہ فرمایا، اہل مدینہ نے جمع ہو کر مزید رکنے پر اصرار کیا، یہ سلسلہ روانگی اور پھر رکنے میں دس دن مدینہ میں اقامت اختیار کی۔ جب رخت سفر باندھ کر مدینہ کے رہنے والوں نے روکنے کی گیارہویں دن کوشش کی تو امام صاحب نے فرمایا: گیارہ دن سے میں نے استنجاء یعنی پیشاب و پاخانہ نہیں کیا، پہلے دن جو وضو کیا ہے آج تک اسی سے عبادت جاری ہے، جس مقدس زمین پر سرکار دو عالم کے قدم پڑے ہیں اسے میں اپنے بول و براز سے کیسے گندہ کروں۔ اب مزید رکنے کی ہمت نہیں۔ تب مدینہ کے خوش قسمت مسلمانوں نے واپسی کی اجازت دی۔

معزز ساتھیو! یہ تھی دل میں آنحضرت ﷺ کی حقیقی عظمت اور محبت کہ جس زمین خاکی پر محبوب قدم رنجہ ہوئے اس کی بھی توہین نہ ہو، دوسرے طرف ہم ہیں اور ہمارے محبت کے نام و نہاد دعوے، عمل دعووں کے بالکل برعکس ہے۔

جہاں اللہ کا نام وہاں رسول اللہ ﷺ کا نام:

محترم حضرات! آنحضرت ﷺ کی منقبت و عظمت کی دلیل یہ کہ رب العالمین نے خود ان کے بارہ میں ارشاد فرمایا "ورفعنالک ذکرک" اور ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند فرمایا۔ یعنی تمام انبیاء اور رسولوں میں آپ کا نام و مرتبہ بلند ہوگا، دنیا کے تمام عقلمند، سمجھدار اور عقل سلیم کے مالک آپ کا نام انتہائی عزت و احترام اور وقعت سے ذکر کرتے ہیں، دنیا میں جیسے ہر موقع پر اللہ کا نام بلند ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی آپ کا نام مبارک بھی بلند انداز میں ذکر کیا جاتا ہے۔ اذان میں اگر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ کی بڑائی کا ذکر ہے تو اس کے فوراً بعد اشھد ان لا الہ الا اللہ

اشھد ان محمد الرسول الله میں محمد کی رسالت کی گواہی دی جارہی ہے، یہی صورتحال کلمہ شھادۃ کا بھی ہے کہ الوہیت باری کے اقرار کے ساتھ رحمۃ للعالمین کی رسالت کا اقرار بھی ایمان کی تکمیل کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے، اپنے نام کے ساتھ اللہ جل جلالہ نے نام محمد کا اتصال صرف محمد ﷺ کی عظمت اور خصوصیت کی وجہ سے فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم مبارک کے بعد ماسوائے آنحضرت ﷺ کسی اور نبی یا رسول کا نام ذکر نہیں فرمایا۔ قرآن پاک میں خالق کائنات نے اپنی فرمانبرداری کا حکم دیا، اس کے فوراً بعد آنحضرت ﷺ کی تابعداری کو لازمی کر دیا۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ "من یطع الرسول فقد اطاع الله" یعنی جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی یہ ایسا ہے جس نے بعینہ اللہ کی اطاعت کی، اسی طرح نبی الانبیاء کی نافرمانی کو اللہ کی نافرمانی قرار دیا گیا۔ صرف اسی پر رب العالمین نے اکتفاء نہ فرمایا بلکہ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کے صریح قرآنی اعلان کے ذریعہ رب العالمین نے برملا اعلان فرما کر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ قرآن کے علاوہ محمد عربی ﷺ کے تمام ارشادات کا منبع حضور ﷺ کے اپنی خواہش کے مطابق نہیں ہوتے بلکہ ان کا بولنا صرف اور صرف وحی ہوتا ہے جو ان پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ جملہ احادیث صحیحہ پر عمل کرنا ایسا ہی کمال ایمان کے لئے ضروری ہے جیسے کہ تمام قرآنی آیات اور احکامات پر عملداری ایمان کا لازمی جزو ہے، قرآن وحدیث کی مثال یک جان دو قالب کی طرح ہے۔

مقام محمود:

محترم ساتھیو! ہادیٔ برحق محسن انسانیت ختم الرسل ﷺ کی اللہ کے نزدیک عزت وعظمت اور ناموس کے قرآنی دلائل اگر بیان کرنا شروع کردوں تو کئی دنوں میں ان دلائل کا احاطہ کرنا ناممکن ہے، جس عظیم ہستی کے مالک کائنات خود مداح ہیں کہ فرمایا کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی آپ کی ذات مقدس نہ صرف اس دنیا کے لئے رحمت ہے بلکہ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے، جس طرح اللہ کی ربوبیت عام ہے، صرف انسانوں کا پالنے والا نہیں بلکہ ہر ذی روح کی پرورش کرنے والا ہے، اسی طرح رحمت العالمین کی رحمت بھی عام ہے جس کی وجہ سے مالک کائنات نے فرمایا" وبالمومنین رؤف الرحیم" کی صفات جلیلہ سے مالا مال فرمایا۔ کیا عجیب شان و مقام ہے ہمارے پیارے نبی کی کہ رب العالمین نے حیات ہی میں "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کا وعدہ فرمایا۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود (یعنی شفاعت وسفارش کی انتہاء آپ ﷺ پر ہوئی) تمام قرآن کو آپ بحمد للہ پڑھتے رہتے ہیں، مختلف مقامات میں مالک الملک نے انبیاء کو ان کے ناموں سے پکارا جیسے یا نوحؑ یا موسیٰؑ یا ابراہیم علیہ السلام یا شعیبؑ مگر سید المرسلین ﷺ کو کہیں بھی "یا محمد" کے نام سے نام سے نہیں پکارا بلکہ کہیں یا ایھا الرسول ہے تو کہیں یا المدثر، یا ایھا المزمل اور یا ایھا النبی، معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کے عزت، عظمت کمالات کا صحیح اندازہ اور پہچان خداوند جل جلالہ کو ہے۔

محترم حضرات! جب اللہ کے ہاں آنحضرت ﷺ کے اتنے عظیم کمالات، خصوصیات ہیں اور ان کا وجود اللہ کی طرف سے عظیم، تحفہ اور انعام ہے، تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ رب العالمین اپنے محبوب کی عزت وعظمت کی لاج نہ رکھنے والے سے نرم رویہ اختیار فرمائیں۔

اہانت رسول ﷺ کی سزا:

جیسے کہ آج کل رسوائے زمانہ ایک بدکار عورت آسیہ نے حضور ﷺ کی اہانت کی پاداش میں قتل کرنے کے عدالتی فیصلہ کے خلاف لادین عناصر نے شور مچانا شروع کردیا ہے کہ کسی جگہ بھی قرآن میں پیغمبر انقلاب کی اہانت پر سزا کا ذکر نہیں۔ ایک منٹ کیلئے اگر فرض کریں کہ اہانت وتوہین رسول کرنے والے کے بارہ میں قرآن میں کوئی ذکر نہیں، تو کیا ان لوگوں نے بے شمار اقوال النبی اور انہی کے دور میں توہین رسول کرنے والوں کو قتل کئے جانے کے واقعات کو نہ سنا ہے اور یا احادیث نبی کو یہ گمراہ لوگ سرے سے مانتے ہی نہیں، حالانکہ بے شمار دین کے ایسے بنیادی اور اہم مسائل ہیں کہ فرض کا درجہ رکھتے ہیں، قرآن میں صرف ان کے بارہ میں اجمالی ذکر ہے، تفصیلات حضور ﷺ کے اقوال کے ذریعہ امت کو حاصل ہوئے، کسی ذی عقل اور رتی برابر ایمان رکھنے والے مسلمان نے حضور ﷺ کے بتائے ہوئے جزئیات و تفصیلات سے انکار نہیں کیا۔

فتنہ انکار حدیث کی پیشن گوئی: حضور ﷺ نے فتنہ انکار حدیث کی پیشنگوئی اپنی حیات میں کردی تھی، جلیل القدر صحابی حضرت عمران بن الحصین سے ایک منکر حدیث نے پوچھا کہ آپ نے قرآن کو چھوڑ ہر وقت احادیث کا حوالہ دیتے رہتے ہیں، آئندہ جو مسئلہ بیان کرنا ہو قرآن کا حوالہ دیا کریں، حضرت عمران نے کہا بتاؤ قرآن میں تو نماز کے بارہ میں **اقم الصلوة اقيموا الصلوة** یا **فسبحان الله حين تمسون وحين يسجون وله، الحمد في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون** مذکور ہے۔

رکعات کی تعداد، نماز کی کیفیت وغیرہ کے بارہ میں کچھ نہیں، یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ فجر کے دو ظہر وعصر کے چار، مغرب کے تین اور عشاء کے چار رکعات فرض ہیں۔ حج کے بارہ میں اجمالی فرمان الٰہی ہے **واتموا الحج والعمرة لله،** طواف کے بارہ میں ذکر ہے **واليطوفوا بالبيت العتيق** زکوٰۃ کے بارہ میں قرآن میں نماز کی طرح ار بار **وآتوا الزكوٰة** کی تاکید ہے مگر جزئیات کی تفصیل احادیث رسول سے معلوم ہوئے کیا کیا ارکان کرنے ہیں، واف میں خانہ کعبہ کے اردگرد طواف کا حکم ہے، مگر یہ طواف کتنے چکروں پر مشتمل ہے کہاں سے اس کی ابتداء اور کہاں تہاء ہوگی، مالدار لوگوں پر زکوٰۃ واجب ولازم ہے، مگر اس کے جزئیات کا بیان قرآن میں نہیں، یہ تمام تشریحات ہمیں نحضرت ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوکر ان اعمال پر ہمارے لئے عمل کرنا ممکن ہوگیا ہے، ان کے بغیر نماز وزکوٰۃ رحج ودیگر اہم اعمال کے جزئیات پر عمل کرنا ہمارے لئے ناممکن، مشتبہ ومشکوک ہوجائیں گے، جس طرح ان چند ذکر

کردہ فرائض و اعمال میں امت کے نزدیک سنت محمدی حجت اور دلیل ہیں اسی طرح جو کافر یا مسلمان حضور ﷺ کی شان میں توہین اور تحقیر کا مرتکب ہو اسے قتل کرنے کے بارہ میں حضور ﷺ ہی کی زندگی میں کئی واقعات اور ایسے فرد کی سزا کا حکم موجود ہے، جن میں چند کچھ دیر بعد ذکر کروں گا۔ رہا سوال کہ ناموس رسالت پر کسی بد طینت شخص مرد ہو یا عورت کے حملے کا حکم قرآن میں نہیں، یہ دعویٰ کرنا جھوٹا اور ایسا فرد نہ صرف رسول کا دشمن بلکہ جہنمی اور اللہ کا بھی دشمن ہے، قرآن کے کئی آیات سے توہین رسالت کا اظہار ہو رہا ہے۔

عاشق رسول حکمران: محترم حضرات نور الدین زنگی ایک انتہائی دیندار، پارسا اور عاشق رسول، بادشاہ تھے، دو تین رات مسلسل خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم امورِ سلطنت سے فارغ نہیں ہوتے جبکہ دو کتے میرا تعاقب کر رہے ہیں' خواب میں مرشد اعظم ﷺ نے ان دو کتوں کی صورت بھی بتلا دی، نور الدین زنگی بادشاہ تھا، ہر قسم کے وسائل موجود تھے، وقت کی کمی کے پیش نظر مختصراً عرض ہے کہ تفتیش کے ہر قسم کے وسائل اختیار کرنے کے باوجود حضور ﷺ کے خواب میں بتلائے ہوئے دو کتوں کا پتہ نہ چل سکا۔ آخر میں معلوم ہوا کہ مدینہ میں دو بظاہر فقیری اور درویش کی صورت میں دو بزرگ ایسے موجود ہیں جو نہ اپنے خانقاہ سے نکلتے ہیں اور نہ بادشاہ ،رئیس و غریب شخص سے ان کا ملنا جلنا ہوتا ہے، نور الدین زنگی نے ان کی خانقاہ میں داخل ہوتے ہی ان کی شکل و صورت کو دیکھ کر سمجھ گئے کہ وہی چہرے ہیں جن کا آنحضرت ﷺ نے خواب میں ذکر فرمایا تھا۔ خانقاہ کے تمام حصوں کی تلاشی کا حکم دیا۔ بظاہر کوئی خطرناک اور مشکوک چیز نہ تھی، البتہ ایک کمرہ جس پر تالا لگا ہوا تھا جسے کھولنے کا حکم دیا، ان ملعونوں نے کمرے کے اندر ایک سرنگ حضور ﷺ کے روضہ اطہر تک کھودنا شروع کی تھی، ان کا مذموم پروگرام جسدِ اطہر کو روضہ مبارکہ سے نکال کر باہر لے جانا تھا، حضرت زنگی سرنگ میں داخل ہوئے۔ سرنگ کی کھدائی جسدِ مبارک تک پہونچ چکی تھی، قدم مبارک ظاہر ہو چکا تھا۔ اس برگزیدہ بندے نور الدینؒ نے قدم مبارک کو بوسہ دیا۔ قبر مبارک بند کر کے دونوں بدبختوں کو گرفتار کر لیا۔ علماء اور بزرگوں کو ان کمینوں کی قرآن و حدیث کی روشنی میں سزا دینے کے لئے جمع کیا، مجمع ہی سے ایک نوجوان نے اٹھ کر کہا کہ اتنے واضح مسئلہ میں تردد کیوں؟ قرآن میں صاف اور صریح حکم موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے: اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ [سورۃ توبہ۔13]

ترجمہ: خبردار تم ایسے لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے، جنہوں نے اپنے قسموں کو توڑ دیا، اور پیغمبر کو نکالنے کا ارادہ کر لیا، اور انہوں نے پہلے تم سے عہد شکنی کا مظاہرہ کیا ہے' کیا تم ان سے ڈرتے ہو، اللہ زیادہ مستحق ہے کہ تم ان سے ڈرتے رہو، اگر تم ایماندار ہو ان سے لڑو تا کہ اللہ تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور ان کو ذلیل کر دے اور تمہیں ان پر غالب کرے، مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کر دے۔

محترم حاضرین! اس آیت قرآنی سے واضح ہوا کہ ناموس رسول کی سزا قتل ہے، تاکہ اس بے حرمتی پر مسلمانوں کی بھی جو دل آزاری ہوئی، ازالہ ہوسکے اور ایسے ناپاک جرم کے مرتکبین بھی اپنے انجام کو پہونچ جائیں اسی طرح اور کئی آیات میں ایسے ناپاک جسارت جس میں حرمت رسول پر آنچ آئے قتل کی سزا کا حکم صریح موجود ہے، جس کا ذکر وقت کی کمی کے باعث ترک کر رہا ہوں۔

شاتم رسول واجب القتل: خطبہ کے ابتداء پر ذکر کردہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ الخ بالکل واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ایذاء دینے والا واجب القتل ہے، مفسرین کے نزدیک اس آیت کے ذیل میں مطلب یہ ہے کہ رب العالمین نے حضور کو تکلیف دینا اپنے اسم گرامی کے ساتھ ذکر کر کے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو تکلیف اور بے حرمتی کرنا اللہ کی بے حرمتی ہے جیسے پہلے عرض کر چکا ہوں، پیغمبر کی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت ہے تو جس نے نبی کو اذیت پہونچائی اللہ رب کریم کو اذیت دینے والا ہوا اور جس نے اللہ جل جلالہ کی توہین کی وہ اسلام سے خارج اور اس کو قتل کرنا ضروری ہے، اب ذرا یہ بھی ذہن نشین کریں کہ حضور ﷺ اور صحابہؓ کے دور میں ناموس رسول ﷺ پر ہاتھ ڈالنے اور یاوہ گوئی کرنے والے کو کیا سزا ملی۔

پیغمبر اسلام کو اذیت پہنچانے والوں کی سزا:

عن عمرو بن دینار ان النبی ﷺ قال من لکعب بن اشرف انه قد اذا الله ورسوله قال محمد بن مسلمة اتحب ان اقتله یا رسول الله قال نعم (بخاری، ج ۱)

ترجمہ: عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کون کعب بن اشرف کے (سزا دینے کے لئے) ذمہ داری لینا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ و رسول کو اذیت دی ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں۔ فرمایا ہاں۔

یہ بدبخت یہودی تھا آنحضرت ﷺ کو گالیاں دینے کے ساتھ ان کی برائی بھی کرتا تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے حکم پر عمرو بن دینارؓ نے اسے قتل کر کے جہنم بھیج دیا۔

عن انس بن مالک ان رسول الله ﷺ دخل یوم الفتح وعلی رأسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستاء الکعبه فقال اقتلوه (بخاری، ج ۱)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے روز خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور ان کے سر پر خود پڑا ہوا تھا جب خود اتارا تو ایک آدمی نے آ کر کہا کہ ابن خطل خانہ کعبہ کے پردوں کی آڑ میں چھپا ہوا ہے۔ رحمۃ دو عالم ﷺ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ (یہ بھی آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا رہتا)

عن انس بن مالک ان رجلاً اعمی کانت له ام ولد تشتم النبی ﷺ فقتلها فسأله عنها

فقال یا رسول الله انها کانت تشتمک فقال رسول الله ﷺ الا اان دم فلانة هدر ..(ابو داؤد)

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک اندھے آدمی کی باندی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی تھی، اس نے اسے قتل کر دیا، حضور ﷺ نے اس سے وجہ پوچھی اس نے عرض کیا کہ باندی آپکی بے حرمتی کیا کرتی، فرمایا اسی کا خون رائیگاں ہے۔

عن علی کرم الله وجهه ان یهودیة کانت تشتم النبی ﷺ وتقع فیه فخنقها رجل حتی ماتت فابطل رسول الله ﷺ دمها (ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی، ایک آدمی نے اسے پھانسی دے کر ہلاک کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے خون کے ضائع ہونے کا حکم دے کر اس کے قتل کو جائز قرار دیا۔

توہین رسالت اور ابو بکر صدیقؓ کا عمل:

نبوت کے جھوٹے دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب کا دعویٰ نبوت جو سب سے بڑے توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس کے خلاف بڑی لشکر کشی کر کے حضرت وحشی نے مسیلمہ کو جہنم رسید کر دیا، سیدنا عمرؓ کے پاس ایک ایسے ملعون کو لایا گیا جس نے سرکار دو عالم کو گالیاں دی تھی، انہوں نے اس بد بخت کو ہلاک کر دیا۔

محترم حضرات! بیسیوں واقعات سے صحابہ کرام کا توہین رسالت کرنے والوں کو سزا دینے کا تقریباً تواتر کی حد تک ثبوت ہو چکا ہے۔ اگر کوئی عقل کا اندھا جس کا دل و دماغ عالم کفر ان کے نام ونہاد دانشوروں اور این جی اوز کے ریشہ دوانیوں سے بھرا پڑا ہو، ان کا علاج تو اللہ ہی کے پاس ایسے ملعونوں کی تباہی و بربادی کی شکل میں موجود ہے، ہم نے اگر دین کے اس قطعی، قرآنی واحادیثی روایات، صحابہ کے معمولات ہوتے ہوئے بھی غیرت ایمانی کا ثبوت نہ دیا آنحضرت ﷺ کے ذات اقدس کے حرمت پر اپنی جان نچھاور نہ کی تو یہ سلسلہ پھر رکے گا نہیں، اسلام دشمنوں کا اگلا وار ختم نبوت ﷺ جیسے اہم ایمانی مسئلہ اور متفقہ آئین میں اسلامی اقدار پر مبنی دفعات پر منتج ہوگا۔

محترم ساتھیو! اس ملعونہ عورت کے خلاف میدان میں نکل کر حب رسول ﷺ کا عملی ثبوت دینا ہوگا۔ ورنہ ایسے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا، اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے، خدا نہ کرے کہیں غفلت کے نتیجے میں ہم سب اس میں خس و خاشاک کی طرح بہہ نہ جائیں۔ مظاہروں میں شامل ہو جائیں، ہڑتال کر کے اپنے اسلامی حمیت اور غیرت کا کچھ تو اظہار کریں، اللہ کے وعدے کے مطابق ناموس رسول کو کوئی ذرہ برابر نقصان نہیں پہونچا سکتا، حضور کے اقتداء کا دعویٰ کرنے والوں کا امتحان ہے۔

رب العزت اس آزمائش میں مجھے اور آپ سب کو ایمان پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔